HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

عورت کے معاشی حقوق،ذمہ داریاں، مسائل اوران کا حل

(اسلام اور دستور پاکستان کے تناظر میں)

ا۔افشاں صابر

ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔

۲۔عبدالوحید ربانی

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ عربی، جامعہ پنجاب،لاہور۔

Abstract

Rights given to women by Islam are unprecedented not only in other religions but also in any other civilization . Besides other religions, Islam especially emphasizes on economic rights of women. In fact, Islam gave economic rights 1300 years before the Western world. Islam defines the law of inheritance which guarantees the economic security of women. For the first time in the history of civilization , Islam gave property rights to women . It indeed raises the status of women in society. To make women financially consolidated and secure , Islam gives women right to inheritance, alimony, jointure, and the right to own or disown property. Furthermore , Islam does not make it obligatory for women to assist financially. Women are exempted from any financial burden. In any case, it is the duty of male relatives of women to assist them in financial crisis. It includes fathers, brothers, sons, etc. However, there are moments in life when women ought to lift themselves financially up if they became widows, to upbring infants, to support their diseased husbands, or to support old parents. Islam has not put any sanction on taking part in any financial activities. Islam just demands strict paradah from strangers or unknown gents. Pakistan is an Islamic name of society and religion. The ratio of veil keeping is less than 1% in Pakistan. Ironically, in all social or family gatherings, in bazars, in villages or any other occasions men and women are present side by side. Many steps have been taken to uplift women's rights since the inception of Pakistan but they are still scanty. In Pakistan, a woman is totally helpless and insecure financially. Economically stable women constitute less than 1% in Pakistan. Government should accommodate women in all sectors from the education department to parliament even according to their population. It is the religious , legal, and economic right of every woman. To follow Islamic teachings and .norms, it is not distasteful to treat men and women separately

***Keywords**: Economic rights, responsibilities, obstacles, measures in Pakistan, rights and constitution, suggestions*

اسلام نے عورت کو جو حقوق عطا کیے ہیں اس کی نظیر کسی اور مذہب اور معاشرت میں نہیں ملتی۔ خصوصاً معاشی پہلو سے عورت کو حقوق ملکیت اور تشخص عطا کیا ہے عورت کو معاشی طور پر مضبوط کرنے کے لیے حق وراثت، نان ونفقہ اور حق مہر جیسے حقوق عطا کیے ہیں اور کسی بھی صورت عورت پر کوئی معاشی ذمہ داری نہیں ڈالی۔ بہر صورت معاشی بوجھ اور ذمہ داری عورت کے رشتہ دار مردوں پر ڈالی ہے یعنی باپ بھائی بیٹا شوہر وغیرہ۔ البتہ زندگی کے اتار چڑھاؤ میں ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ عورت کے لیے معاشی ذمہ داری ناگزیر ہو جاتی ہے جیسے بیوہ اور نابالغ بچوں کی کفالت شوہر کی بیماری معذوری، بوڑھے اور کمزور لاوارث والدین کی کفالت وغیرہ۔

اسلام نے عورت پر معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر کوئی قدغن نہیں لگائی۔ صرف غیر محرموں سے اختلاط سے گریز اور پردہ کو لازمی قرار دیا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی اور جمہوری ملک ہے یہاں پر معاشرت اور مذہب کے نام پر عورتوں کو معاشی آزادی دینے سے گریز کیا

جاتا ہے حالانکہ عملی طور پر پردہ کی پاسداری کی شرح 1 فی صد بھی نہیں، بازاروں میں دیہاتوں میں، خاندانی تقاریب میں مرد وزن کا اختلاط اور بے پردگی کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ قیام پاکستان سے تاحال عورت کے معاشی حقوق کے لیے کئی اہم اقدامات کیے جا چکے ہیں البتہ ناکافی ہیں۔ پاکستان میں عورت معاشی طور پر نہایت مظلوم اور بے بس ہے۔ معاشی طور پر خوشحال خواتین کا تناسب ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ حکومت وقت کو چاہیے عورتوں کی آبادی کے تناسب سے ہر شعبہ میں سکول سے لے پارلیمنٹ تک عورتوں کو ملازمتیں اور نمائندگی دے جو کہ عورتوں کا اسلامی، معاشی، قانونی اور جمہوری حق ہے۔ اس

لامی اقدار اور احکام روایات کی پاسداری کے لیے ہر شعبہ زندگی کو مرد و خواتین کے الگ الگ ڈپارٹمنٹ میں تقسیم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

معیشت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

معاش عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا مادہ ''عاش'' ہے جس کے معنیٰ ہیں ''زندہ رہنا'' بعض اہل لغت کے نزدیک اس کا مادہ ''عیش'' ہے جس کے معانی روزی، خوراک، بسر اوقات، رزق اور گزران کے ہیں۔(1) گویا اس سے مراد وہ اسبابِ زندگی اور کھانے پینے کی وہ تمام اشیاء ہیں جن پر زندگی بسر کی جائے۔

عبدالحفیظ بلیاوی کے مطابق:

''المعاش والمعیشۃ سے مراد ہے کھانے پینے کی جس چیز سے زندگی بسر ہو سکے۔''(2)

امام راغب اصفہانی نے معیشت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''والعیش سے مراد لفظ المعیشۃ ہے جس کے معنیٰ ہیں سامانِ زیست، کھانے پینے کی وہ تمام چیزیں جن پر زندگی بسر کی جاتی ہے۔''(3)

ابن خلدون کے نزدیک:

''ان المعاش ھو عبارۃ عن ابتغاء الرزق و السعی فی تحصیلہ(4)''

''معاش رزق ڈھونڈنے اور حاصل کرنے کے لیے کی جانے والی جد وجہد کا نام ہے۔''

قرآن کریم میں بھی لفظ معاش انہی معانی کے ضمن میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سورۃ القارعۃ میں فرمایا گیا:

﴿فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾(5)

''وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔''

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾(6)

''وہ ہم نے ان کی معیشت کو ان کی دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا۔''

چنانچہ معیشت سے مراد وہ اشیاء ہیں جو انسانی زندگی کا لازمی جزو ہیں جن پر انسانی زندگی کی بقاء کا انحصار ہے اس میں وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے انسان زندگی بسر کرتا ہے اس کے علاوہ اس کو وسیلہ زندگی بھی کہہ سکتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں عورت کے معاشی حقوق:

اسلام نے عورت پر کسی قسم کی معاشی ذمہ داری عائد نہیں کی بلکہ اس کی تمام مالی ضروریات کو پورا کرنا اس کے مرد رشتہ داروں کی ذمہ داری ہے۔ عورت کو معاشی فکر سے آزاد کرنے کے باوجود اس کی معاشی حالت کو مزید مستحکم اور مضبوط بنانے کے لیے اسے وراثت، جائیداد، مہر و نان و نفقہ جیسے حقوق دیئے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

حق وراثت:

وراثت کے قوانین کے مطابق جہاں مرد وراثت کے حق دار ہیں وہیں عورتیں بھی اس حق میں شامل ہیں۔ زمانہ جاہلیت کی طرح عورتیں اس حق سے محروم نہیں رہی بلکہ اسلام نے انہیں یہاں بھی مالی حیثیت سے تحفظ فراہم کیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Ĭلِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا(7) Ĭ

ترجمہ: ''مردوں کے لیے اس سے ایک حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی چھوڑیں اور عورتوں کے لیے ان سے ایک حصہ ہے جو ان کے ماں باپ اور قریبی چھوڑیں۔ اس (متروکہ) میں سے تھوڑا ہو یا زیادہ بہر حال ایک حصہ قطعی ہے۔''

اگلی ہی چند آیات میں مرد و عورت کے حصوں کی تقسیم بھی واضح الفاظ میں کر دی گئی ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور ہر ایک کو اس کو پورے حقوق حاصل ہو سکیں۔

Ĭيُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا(8) Ĭ

ترجمہ: ''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تاکیداً حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو سے زائد ہوں تو ان کے ترکہ سے دو تہائی حصہ ہے اور اگر ایک ہی ہے تو اس کا حصہ نصف ہے۔''

اسی طرح شوہر کی میراث میں سے بیوی کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے:

Ĭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ (9) Ĭ

ترجمہ: ''اور تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کا چوتھا حصہ ہے اور اگر اولاد ہو تو پھر آٹھواں حصہ ہے اور تقسیم تمہاری وصیت کی تعمیل اور تمہارے قرضے کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔''

وراثت میں حصہ عورت کا شرعی اور قانونی حق ہے جو اسلام نے اسے معاشی تحفظ کے ضمن میں دیا ہے کوئی بھی اسے اس کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ(10)

ترجمہ: ''ابتدائے اسلام میں کل مال بیٹے کو ملتا تھا اور ماں باپ کو وہ ملتا تھا جس کی وصیت کی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اسے منسوخ کر دیا اور مرد کے لیے عورت سے دوگنا مقرر فرمایا۔ ماں باپ کے لیے چھٹا حصہ اور تہائی حصہ مقرر ہے۔ بیوی کے لیے آٹھواں یا چوتھائی مقرر ہے اور خاوند کو نصف یا چوتھائی عطا کیا۔''

حق مہر:

حق وراثت کے علاوہ نکاح کے وقت حق مہر ادا کرنے کو بھی شرط نکاح قرار دیا گیا ہے۔ یہ عورت کا وہ حق ہے جس کے بغیر نکاح مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام نے عورت کی حیثیت، اس کے مقام اور تحفظ کا کس قدر اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء میں ہی فرمایا گیا ہے کہ:

Ĭفَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً Ĭ (11)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

''عورتوں کو ان کے مہر ادا کر دو۔''

محمد یوسف اصلاحی لکھتے ہیں:

''مہر عورت کا ایک حق ہے جو نکاح کے وقت ادا کرنا چاہیے اور اگر کسی وجہ سے نکاح کے وقت نہ دیا جا سکے تو نکاح کے بعد ادا کرنے کی فکر بہر حال ہونی چاہیے اس لیے کہ یہ ایک قرض ہے اور قرض کا ادا کرنا ضروری ہے۔ عام طور پر لوگ اس لیے نکاح کے وقت مہر بھاری رکھتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں نہایت پسندیدہ ہے لیکن اسلامی مزاج اس کو ہر گز قبول نہیں کرتا۔''(12)

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے مہر کے متعلق لکھا ہے کہ:

''عورت کا مہر مرد پر واجب ہوتا ہے تاکہ بوجہ طلاق وہ اپنی گزر بسر کر سکے اس کے علاوہ جو کچھ مرد تحفے کے طور پر اپنی بیوی کو دے اس کو بھی وہ علیحدگی کی صورت میں واپس نہیں لینا چاہیے۔'' (13)

حق نان و نفقہ:

حق مہر کی ادائیگی کے علاوہ شوہر پر یہ بھی لازم کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے تمام اخراجات کو بھی پورا کرے، جس میں لباس، کھانا، پینا، رہائش اور علاج معالجہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

Ĭالرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ --------وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ (14) Ĭ

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔۔۔۔۔اور اس لیے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔''

امین احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عربی میں ''قائم'' کے بعد ''علی'' آتا ہے تو اس کے اندر نگرانی اور محافظت کا مفہوم بھی ہے اور کفالت و تولیت کا بھی اور یہ دونوں باتیں کچھ لازم و ملزوم سی ہیں۔''(15)

اس بات کی مزید وضاحت سورۃ البقرۃ میں اس طرح بیان فرمائی گئی ہے:

Ĭوَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا(16) Ĭ

''اور ماں اور بچے کے کھانے اور کپڑے کی ذمہ داری اسی (یعنی باپ) پر ہے وہ یہ خرچ معروف طریق سے دے، مگر کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔''

حکیم بن معاویہ قشیری اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ:

((قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت أو اكتسبت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت))(17)

ترجمہ: ''میں نے عرض کی یا رسول اللہ شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مار اور اسے برا بھلا نہ کہو اور گھر کے سوا اس سے علیحدگی نہ اختیار کر۔''

حق ملکیت:

اسلام کی رو سے مطابق عورت اپنے مال کی خود مالک ہے، اس میں کوئی دوسرا مالک نہیں بن سکتا۔ جبکہ اپنا مال ہونے کے باوجود بھی وہ شوہر کے مال میں سے بوقت ضرورت شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اپنا حصہ لے سکتی ہے۔ لیکن شوہر ایسا کوئی حق نہیں رکھتا اسے بیوی کے مال سے تصرف کا حق حاصل نہیں، عورت اکیلی ہی مال کی مالک ہے۔

جسٹس آفتاب حسن Status of Islam میں لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

Islam placed women and men on the same footing in economic independence, property rights and legal process, she might follow any legitimate profession keep her earnings inherit property and dispose of her belonging at will.(18)

ترجمہ: ''اسلام نے مرد اور عورت کو معاشی آزادی، مالی حقوق اور قانونی طریق کار میں مساوی درجہ دیا ہے۔ وہ کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کر سکتی ہے۔ اپنی آمدنی کی مالک بن سکتی ہے۔ وراثت میں حصہ پا سکتی ہے اور اپنی آمدنی کی مالک بن سکتی ہے۔ وراثت میں حصہ پا سکتی ہے اور اپنی مرضی سے اپنی ملکیت میں تصرف کر سکتی ہے۔''

عورت اپنے مال میں تصرف کا حق رکھتی ہے، اپنے مال کو وہ خیراتی کاموں پر خرچ کر سکتی ہے، قرضہ دے سکتی ہے، اس کے علاوہ اگر عورت صاحب نصاب ہو تو اپنے ذاتی مال پہ زکوۃ ادا کرنا بھی اس پر فرض ہو گا۔

احادیث نبویہ ﷺ اور عہد رسالت سے عورتوں کی معاشی سرگرمیوں کی مثالیں:

عہد رسالت ﷺ میں خواتین معاش کے حصول کے لیے سرگرم رہتی تھیں، ذیل میں اس کی چند مثالیں موجود ہیں:

1۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سب سے لمبے ہاتھ والی حضرت زینب تھیں، وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی اور صدقہ دیا کرتی تھیں۔(19)

2۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ چمڑے کو دباغت دے رہی ہیں۔(20)

3۔ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۶ میں عورتوں (مطلقات) کی رضاعت اور پرورش کے متعلق بھی احکامات بیان ہوئے ہیں۔

4۔ مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش پر انہیں ابو یوسف نامی ایک لوہار کی بیوی ام سیف کے حوالے کر دیا۔ عرب کا یہ رواج تھا کہ نوزائیدہ بچوں کو عورتیں (بدو) اجرت کے عوض دودھ پلایا کرتی تھیں۔(21)

5۔ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت رفیدہ کے خیمہ میں حضرت سعدؓ کو ٹھہرایا گیا۔ حضرت رفیدہؓ زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھیں۔(22)

6۔ حضرت ربیع بنت معوذؓ اور حضرت ام عطیہؓ انصاریہ سے متعلق روایات ہیں کہ یہ صحابیات غزوات میں شریک ہوتی تھیں، لوگوں کو پانی پلاتیں، کھانا بناتی اور زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھیں۔(23)

7۔ حضرت جابرؓ نے اپنی خالہ سے متعلق روایت ذکر کی جس میں دوران عدت انہوں نے پھل توڑنے کا کام کرنے پر حضور ﷺ سے اجازت طلب کی اور حضور ﷺ نے انہیں اجازت دی۔(24)

8۔ اس کے علاوہ احادیث میں عورتوں کی دستکاری کا بھی ذکر ملتا ہے۔(25)

عورت کی معاشی ذمہ داریاں۔۔۔۔۔۔اسلام کی رو سے:

- اسلام کی نظر میں تمام مرد و زن من حیث الانسان برابر ہیں اور اس کا مقصد اسلامی معاشرے کی تخلیق ہے۔ اسلام مرد و عورت کو وہی فرائض سپرد کرتا ہے جو کہ عین ان کی فطرت کے مطابق ہے۔
- اسلام نے معاشی بوجھ مرد پر ڈالا ہے اور عورت کی تمام معاشی ذمہ داری مرد کے سپرد کر کے اسے اس مشکل کام سے محفوظ کر لیا ہے۔ عورت فطری طور پر نازک الطبع ہے، گھر سے باہر کے کام اور حصول معاش خاصا مشکل اور پر مشقت کام ہے۔ اسی طرح ملک کا دفاع، سڑکیں، پل، کارخانے، فیکٹریاں تعمیر کرنا جیسے کام عورت کے لیے مشکل جبکہ مرد کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

- عورت کی اولین ذمہ داری اس کا شوہر، اولاد اور گھر ہیں۔ حدیث میں اسی کو عورت کا دائرہ کار بتایا گیا ہے اور اسی کو رعیت قرار دیا گیا ہے۔(26)
- اسلام نے عورت کی تمام ضروریات، کھانا، پینا، لباس، رہائش، مرد کی ذمہ داری میں شامل کیا ہے۔ غرض ہر طرح سے عورت کو فکر معاش سے آزاد کر دیا ہے۔
- اندرون خانہ ذمہ داریاں ادا کرنے والی عورتوں کے متعلق حدیث میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ جو خاتون اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے گھر میں بیٹھی ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔(27)
- بیٹی کے لیے اس کا باپ معاشی طور پر کفیل ہے۔ اس کی تمام ضروریات کو پورا کرنا باپ کی ذمہ داری ہے۔ احادیث مبارکہ میں دو یا دو سے زائد بیٹیوں کی پرورش و تعلیم کے فرائض انجام دینے پر حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔(28)
- عورت اگر بہن ہے اور اس کا باپ موجود نہیں تو اس کا کفیل بھائی ہوگا۔
- عورت اگر بیوی ہے تو اس کی تمام تر معاشی ذمہ داریاں اس کے شوہر پر عائد ہوتی ہیں۔ شوہر مہر ادا کرنے کے علاوہ اس کے نان و نفقہ کا ذمہ دار بھی ہے اور شوہر کی وراثت کی بھی حقدار ہے۔
- عورت اگر ماں ہے اور اس کا شوہر موجود نہیں تو بیٹا ایسی عورت کا کفیل ہے۔

مندرجہ بالا نکات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت پر معاشی ذمہ داریاں عائد نہیں کی ہیں اور اسے ہر طرح کی فکر معاش سے آزاد رکھا ہے۔ اس کی تمام تر معاشی ضروریات کو پورا کرنا اس کے مرد رشتہ داروں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ زکوۃ و صدقات کا نظام بھی اسلام نے معاشرے کے ضرورت مند افراد خصوصاً رشتہ داروں کے لیے ہی متعارف کروایا ہے باوجود اس کے کہ اسلام نے عورت پر کسی قسم کی معاشی ذمہ داری عائد نہیں کی، پھر بھی اس کی معاشی حالت کو مستحکم کرنے کے لیے وراثت، مہر، نان و نفقہ جیسے حقوق مقرر کیے ہیں۔

عورت کی ممکنہ معاشی ذمہ دارایاں اور فکر معاش کے اسباب:

اسلام نے عورت کو معاشی مصروفیات سے آزاد کرتے ہوئے، گھر کو اس کا دائرہ کار بتایا ہے لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام عورت کو چاردیواری میں قید کر دیتا ہے یا اس کے حصول معاش کے خلاف ہے۔ بلکہ کتب تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ عورتوں نے اپنے گھروں کے لیے معاشی میدان میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی عورتیں حصول معاش کے لیے سرگرم ہیں جس کے کئی ایک اسباب ہیں۔ علاوہ ازیں بسا اوقات حالات کچھ ایسی مشکل اختیار کر لیتے ہیں کہ عورت کے لیے معاش کا بندوبست کرنا، گھر سے نکل کر نوکری یا کوئی کاروبار کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی چند ایک اسباب درج ذیل ہیں:

بیوہ یا مطلقہ ہونے کی صورت میں:

عورت اگر بیوہ ہو جائے تو اس کے متعلق قول رسول ﷺ ہے کہ:

> "کیا میں تمھیں بہترین صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنی اس بیٹی پر خرچ کرو جو بیوہ یا مطلقہ ہو کر تمہارے پاس آگئی ہے اب اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔"(29)

لیکن ایسے حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ ایسی عورت کا کوئی کفیل نہ ہو، یا عورت اپنا ذاتی اسباب رکھتی ہو اور وہ اس سے تجارت یا حصول معاش کرنا چاہے تو اسلام میں اس کی کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہمارے سامنے حضرت خدیجہؓ کی مثال موجود ہے جو بیوہ تھیں لیکن

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

تجارت کیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ انہی کا مال تجارت لے کر شام کی طرف گئے تھے جب حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ بھی حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔

حضرت خدیجہؓ قریشی مالدار خاتون تھیں،ان کی بین الاقوامی تجارت شام و یمن کے بین الاقوامی مراکز کے علاوہ عرب کے مختلف بازاروں سے بھی ہوتی تھی اور وہ مضاربت و اجرت پر گھر بیٹھے مختلف مردوں سے تجارت کا کاروبار کراتی تھیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد بھی حضرت خدیجہؓ کی تجارتی سرگرمیاں جاری رہی اور اس میں رسول کریم ﷺ بھی شریک و سہیم تھے۔(30)

2۔ شوہر سے مالی تعاون:

عصر حاضر میں عورتوں کے حصول معاش کی خاطر نکلنے کی ایک بڑی وجہ شوہر سے مالی تعاون بھی ہے۔ بسا اوقات شوہر کی معذوری بھی اس کی وجہ بنتی ہے۔ ایسی صورت حال بالعموم محنت کش طبقے میں دیکھی جاتی ہے کہ میاں بیوی دونوں کی کوششوں سے معاشی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اس صورت میں عورت کے لیے جائز ذریعہ معاش اختیار کرنا اس کا حق ہے۔

3۔ بوڑھے ماں باپ کی کفالت:

بسا اوقات حالات ایسے بھی ہو جاتے ہیں کہ والدین بوڑھے ہوں معذور ہوں اور گھر میں بیٹیاں ہوں اور بیٹے نہ ہوں یا ہوں تو بہت چھوٹے ہوں، ایسی صورتحال میں گھر کی بیٹیوں کو ہی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے کوئی ذریعہ معاش اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اس کی بہترین مثال حضرت شعیب کی زندگی سے لی جاسکتی ہے جو خود بوڑھے تھے اور گھر میں کوئی بیٹا بھی نہیں تھا۔ ان کی دو بیٹیاں بکریوں کے لیے کنویں سے پانی نکالنے جاتی تھیں۔ ان کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، حضرت موسیٰ نے ان کے اس حال میں کھڑے رہنے کی وجہ دریافت کی تو وہ بولیں کہ ہم اس انتظار میں ہیں کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر چلے جائیں تو ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں کیونکہ ہمارا باپ بوڑھا اور کمزور ہے۔(31)

4۔ یتیم و ضرورتمندوں کی عزت نفس کا مسئلہ:

ہمارے معاشرے میں کہیں یتیم و ضرورت مند خواتین کی پرورش و نگہداشت ہو بھی رہی ہو تو کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان پر مال خرچ کرنے والے ان کو بوجھ سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی حیثیت کم تر معلوم ہونے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں عورت بہتر سمجھتی ہے کہ وہ غیر خاندان پر بوجھ بننے اپنی عزت نفس بچانے کے لیے خود ذریعہ معاش تلاش کرے۔

5۔ معاشی حقوق سے محرومی:

عورت کی معاشی حقوق سے محرومی بھی اس کے گھر سے باہر نکل کر کام کرنے کی ایک بڑی وجہ ہے جب عورت کو اس کا حق وراثت ،مہر و نان و نفقہ ادا نہ کیا جائے تو آج کی عورت ذاتی طور پر حصول معاش کو اہمیت دیتی ہے۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ والدین جائیداد میں اپنی بیٹوں کو حصہ نہیں دیتے اور تمام وصیت بیٹوں کے نام کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ امیر گھرانوں میں اکثر بیٹیوں کے شادیاں اس لیے بھی نہیں کی جاتی کہ جائیداد ان کے داماد کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ اس وجہ سے یا تو اکثر ان کی شادیاں ہی نہیں کی جاتیں یا پھر قریبی رشتہ داروں میں بے جوڑ شادیاں کر دی جاتی ہیں۔ بعض علاقوں میں عورت کی شادی کے وقت ایک بڑی رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لڑکیاں بڑی قیمت نہ لگنے کے باعث بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ وٹے سٹے کی شادی بھی اکثر عورت کے معاشی حقوق سے محرومی کا باعث بنتی ہے۔

اس کے علاوہ شوہر سے نان و نفقہ کے حصول میں بھی اکثر عورتوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب عورتوں کے معاشی حقوق یعنی جائیداد، مہر و وراثت پر عمل نہ ہو گا تو ان کی غربت، بے بسی بڑھ جائے گی اور اپنی اسی بے بسی اور کمزور حیثیت کو بدلنے کے لیے عورت کو حصول معاش کے لیے تگ و دو کرنا مجبوری بن جاتی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

پاکستانی عورت کی معاشی زندگی کے مسائل:

پاکستان چونکہ ایک ترقی پذیر ملک ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی معاشی حالت ابتر سے ابتر ہوتی چلی جارہی ہے۔اس وجہ سے اس معاشرے کا غریب طبقہ جہاں تباہ ہو کر رہ گیا ہے وہیں عام اور متوسط طبقے کے حالات بھی خرابی کا شکار ہیں۔ چنانچہ ان حالات میں خواتین بھی کسب معاش کے لیے سر گرداں ہیں۔اس کے چند ایک اسباب درج ذیل ہیں:

- ہمارے معاشرے میں بعض ایسے رسم ورواج شامل ہیں جن کے باعث عام مالی حیثیت رکھنے والے خاندان مشکلات کا شکار ہیں سب سے بڑا مسئلہ جہیز ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے جہیز کا بوجھ خود اٹھائیں،ایک طرف تو لڑکی سے زیادہ جہیز لانے کی امید کی جاتی ہے تو دوسری طرف اس جہیز کی نمود ونمائش کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔اس کے علاوہ شادی کے موقع پر لڑکے کے لیے سلامتی کے طور پر گاڑی،پلاٹ، سسرالیوں کے لیے تحائف ساس اور نندوں کے لیے سونے کی جھمکیاں اور قیمتی جوڑوں کا ہونا شادی کا لازمہ ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری لڑکی کے گھر والوں پر ہوتی ہے۔اس کے علاوہ شادی کا کھانا، بہترین ہوٹل کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔اس لیے لڑکیوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اپنی تعلیمی قابلیت کی بنا پر والدین کی ان معاشی ذمہ داریوں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔
- پاکستان کا خاندانی نظام زیادہ تر مخلوط ہے،افراد زیادہ ہونے کی وجہ سے سب کی معاشی کفالت کی ذمہ داری اکثر اوقات کسی ایک ہی کمانے والے کے کندھوں پر ہوتی ہے ایسے میں خاندان کی تعلیم یافتہ بہو سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس معاشی بوجھ کو کم کرنے میں خاندان کی مدد کرے۔اس کے علاوہ سسرال میں ساس اور نندوں کے جھگڑوں سے تنگ آکر بھی عورتیں ملازمت کا رخ کرتی ہیں۔
- اکثر اوقات ہمارے معاشرے کی خواتین گھریلو زندگی اور ضروریات کے پورا کرنے کے معاملے میں مردوں پر انحصار کرتی ہیں۔ سسرال کی تعلیم یافتہ لڑکی اگر گھر بیٹھی رہے تو اسے وہ عزت اور مقام حاصل نہیں ہوتا جو ایک کمانے والی بہو کو حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے بھی اکثر خواتین حصول ملازمت کے لیے گھروں سے باہر نکلتی ہیں۔
- موجودہ دور گلوبلائزیشن کا دور ہے۔ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن یہ چاہتا ہے کہ مسلم ممالک سے اسے مصنوعات کی خاطر سستی لیبر ملے اور یہ صرف تب ہی ممکن ہے جب خواتین گھروں سے باہر نکل کر ملازمتیں کریں گی۔ چنانچہ یہ اپنے معاشی مفادات کی خاطر عورتوں کو گھروں سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔
- پاکستان کے نصاب تعلیم کا مقصد محض امتحان پاس کرنا یا ڈگریاں لینا ہے تاکہ اس کی وجہ سے نوکریاں حاصل کی جاسکیں، علم کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔یہی وجہ ہے کہ عورت فطری طور پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت کو اپنے لیے ضروری سمجھتی ہے۔

اسی سلسلے میں ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

"یہاں نئی تعلیم نے ذریعہ ملازمت ہونے کے سوا کوئی اور فائدہ قوم اور لٹریچر کو نہیں پہنچایا۔"

(32)

- عصر حاضر میں مادیت پرستی اس قدر عام ہوگئی ہے کہ ہر کوئی اپنا معیار زندگی بلند کرنے اور نمود ونمائش میں اضافے کے لیے کوشاں ہے اس مقصد کے لیے خواتین ابتداء سے ہی ایسے مضامین اختیار کرتی ہیں جن کی ملازمتوں میں زیادہ مانگ ہے۔اس بارے میں رسالہ عصمت میں لکھا گیا ہے کہ: "لڑکیوں کو تعلیم پہلے اس بات کو مد نظر رکھ کر دی جاتی تھی کہ لڑکے تعلیم یافتہ بیویاں پسند

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

کرتے ہیں پھر یہ مقصد پیش نظر ہوتا ہے کہ شادی ہونے تک اور شاید شادی کے بعد بھی انہیں ملازمت کرنی پڑے، عورتوں کو تعلیم دلانا، حصول معاش کا ذریعہ ہے کا تصور اتنا عام ہو چکا ہے کہ اکثر غیور لوگ فی الواقعۃ تعلیم اس لیے نہیں دلاتے کہ ان کے خیال میں عورت کا کمانا بڑے بے عزتی کی بات ہے۔"(33)

- قومی واجتماعی ضرورت بھی عورتوں کے لیے ملازمت کرنے کا ایک محرک ہے۔ مثلاً جامعات، سکول، کالج، مدارس وغیرہ میں زیر تعلیم لڑکیاں کثیر تعداد میں موجود ہیں اور متعدد لڑکیوں کے سکول کالجوں میں عموماً خواتین اساتذہ کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ خواتین کے لیے خواتین ڈاکٹر، معالج، اور نرسز وغیرہ ہی موزوں ہو سکتی ہیں۔
- مہنگائی موجودہ دور کا سب سے بڑا معاشی مسئلہ ہے جو معاشرے کے ہر طبقہ اور فرد کو لاحق ہے۔ایسی صورتحال میں گھر صرف ایک مرد کی تنخواہ سے نہیں چل سکتا۔عورتوں کو بھی حصول معاش میں برابر سرگرمیاں اور ذمہ داریاں ادا کرنا پڑتی ہیں۔
- لوگوں میں مادیت پرستی کا رجحان بھی دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ہر شخص دوسرے شخص سے اپنے مال کو بچا کر رکھتا ہے کہ کہیں دوسرے کے لیے کچھ کرنا نہ پڑ جائے۔اسی طرح بوڑھے ماں باپ ہیں اور کمانے والا ایک مرد ہے اور کھانے والے کئی افراد ہیں، ایسی صورتحال میں گھر کی عورتوں کو ہی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے باہر نکلنا پڑتا ہے۔

معاشی حقوق کے حصول میں رکاوٹیں اور اسباب:

قرآن وحدیث اور سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے عورتوں کی کسی بھی قسم کی معاشی سرگرمیوں پر کوئی قدغن نہیں لگائی، البتہ کچھ علماء وفقہاء مخلوط معاشرت اور احکام پردہ کو عورت کی معاشی آزادی اور معاشی سرگرمیوں میں آزادانہ حصہ لینے کے متصادم قرار دیتے ہیں۔تاہم آزادانہ مرد وزن کے اختلاط میں بے پردگی کا خدشہ اگر دور ہو جائے تو اس میں کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

احکام پردہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

Ïوَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ Ï (34)

ترجمہ: "اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔"

اسی طرح سورۃ النور میں ارشاد فرمایا:

Ïوَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ Ï (35)

ترجمہ: "اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں جس سے ان کی مخفی زینت (زیوروں کی جھنکار وغیرہ) ظاہر ہو جائے۔"

سورۃ الاحزاب میں عورتوں کو نرم لہجہ اور آواز میں شرینی کے متعلق احکام دیئے جا رہے ہیں کہ:

Ïفَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ Ï (36)

ترجمہ: "دبی زبان سے بات نہ کرو کہ جس شخص کے دل میں مرض ہو وہ کسی طمع میں مبتلا نہ ہو جائے۔"

اسی طرح روایات میں عورتوں کو خوشبو لگانے سے بھی منع کیا گیا ہے، سفر کے لیے محرم کا ساتھ ہونا لازمی ہے اور مرد وعورت دونوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں "غض بصر" کی تاکید کی گئی ہے۔

سورۃ الاحزاب میں ایک اور مقام پر مومن عورتوں کو پردے کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے کہ:

Ïيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ Ï (37)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

"اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔اس تدبیر سے توقع یہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ان کو ستایا نہ جائے۔"

احکام پردہ کے متعلق اگرچہ علماء میں شدید اختلاف موجود ہے تاہم ان احکام کی اصل روح اور فلسفہ یہ ہے کہ آزادانہ اختلاط سے پیدا ہونے والے جنسی محرکات اور فتنہ سے بچنا مقصود ہے۔اگر حفاظتی نظام احتیاطی تدابیر و سخت قوانین کو یقینی بنایا جائے تو اس فتنہ سے بہت حد تک بچاؤ ممکن ہے۔

پاکستانی معاشرے کے حقائق:

پاکستانی معاشرہ مختلف قبائل، اقوام، تہذیب و تمدن کا مجموعہ ہے، ہر علاقے، قوم اور قبیلے کے رسوم و رواج، تہذیب، کلچر اور معاشرت ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کہیں بھی حقیقی اسلامی معاشرے کا وجود نہیں ہے۔

- شرعی پردہ کرنے والی خواتین کی تعداد ایک فیصد سے بھی کم ہے۔
- مرد وزن کا اختلاط بازاروں، شادی کی تقاریب، اندرون خانہ تقاریب اور معاشرے کے مختلف مقامات پر نظر آتا ہے۔
- Joint family system کا رواج عام ہے۔گھر کے اندر موجود نامحرموں (جیٹھ، دیوروں اور دیگر مردوں) سے پردہ کا تصور سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔
- دیہی علاقوں میں ہم مختلف قوموں، قبیلوں اور ذاتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کو مردوں کے برابر کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔
- عورتوں کو جو حقوق شریعت دیتی ہے، انہیں ان حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ حق وراثت، مہر ایسے حقوق ہیں جن سے عصر حاضر کی اکثر خواتین محروم ہیں۔
- عورتوں کو تعلیم کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ خصوصاً دیہی علاقوں کی عورتوں میں اکثریت ایسی ہے جنہیں اپنے حقوق کا علم ہی نہیں ہے۔
- ہمارے معاشرے کا ایک بھیانک چہرہ یہ بھی ہے کہ عورتوں کو سستی لیبر کے طور پر نصف اجرت دے کر ان کا معاشی استحصال کیا جاتا ہے۔

صرف عورتوں کی معاشی خود مختاری کے معاملے میں ہی شریعت کو آڑ بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔اسلام نے عورت کو پردے کا حکم ضرور دیا ہے لیکن اس کو گھر کی چار دیواری میں قید نہیں کیا۔ عورت کو گھر کے اندر اور گھر سے باہر نکل کر حصول معاش کی مکمل آزادی دی ہے۔ اس کی دلیل کی طور پر قرآن و حدیث سے روایات موجود ہیں۔ حقیقی طور پر عورت کی معاشی خود مختاری کی راہ میں دین رکاوٹ نہیں بلکہ خاندانی عزت و غیرت، تعصب اور جھوٹی انا رکاوٹ ہیں۔

پاکستان میں عورت کی معیشت کے لیے کی جانے والی کاوشیں:

قیام پاکستان کے بعد جو مسائل درپیش تھے ان میں ایک اہم مسئلہ خواتین کے حقوق کا حصول تھا۔ پاکستان کی پہلی مقننہ میں دو نمائندہ خواتین شامل تھیں۔ایک بیگم جہاں آرا شاہ نواز تھیں جن کا تعلق مسلم لیگ سے تھا اور دوسری بیگم شائستہ اکرام اللہ تھیں جو کہ مشرقی پاکستان کے سہروردی خاندان سے تھیں۔ان دونوں خواتین نے مل کر عورتوں کے حقوق کے لیے تحریکیں چلائیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

- 1948ء میں شریعت بل پر مشتمل ایک رپورٹ ہاوس کو پیش کی گئی۔آخری لمحوں میں یہ بل کاروائی سے حذف کر دیا گیا، جس پر پنجاب اسمبلی کی خواتین نے خفگی کا اظہار کیا۔یہ مسئلہ مسلم لیگ کی خواتین نے کمیٹی میں اٹھایا اور ہزاروں خواتین نے اسمبلی ہال کی طرف مارچ کیا اور نعرے لگائے۔(38)
- بیگم جہاں آرا شاہ نواز نے دیگر خواتین کی قیادت کی اور اس مسئلہ کو وزیر اعظم لیاقت علی خان کے پاس لے جایا گیا۔بالآخر 1948ء کا مسلم شریعت پرسنل لاء موثر ہوا۔اس قانون کے تحت عورتوں کو جائیداد میں وراثت کا حق دیا گیا۔
- 1951ء میں ایک بار پھر مسلم پرسنل لاء پاس ہوا جس کے تحت عورتوں کو زرعی اراضی میں وراثت کا حق دیا گیا۔
- اس کے علاوہ عورتوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے ''مین پاور ڈویژن'' میں ایک سیل قائم کر دیا تاکہ وہ کارکن خواتین کے معیار زندگی کا تجزیہ کرے۔
- اس کے علاوہ تینوں آئین میں مساوات مرد وزن کی اہمیت کو بھی ملحوظ نظر رکھا گیا ہے۔1956اور 1962کے آئین کے مطابق:

''تمام شہری قانون کے لیے برابر اور مساوی قانونی حفاظت کے حقدار ہیں اور ان کے ساتھ ہر لحاظ سے یکساں سلوک کرنا چاہیے۔''(39)

1973ء کے آرٹیکل 25 کے مطابق:

''تمام شہری قانون کی نظر میں برابر اور قانون کے مساوی تحفظ کے مستحق ہیں۔ محض جنس کی بناپر کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔''(40)

- دساتیر پاکستان میں عورتوں کی فلاح و بہبود سے متعلق آرٹیکل نمبر 38 میں ضمانت دی گئی کہ:

''مملکت معیار زندگی بلند کر کے، مفاد عامہ کے منافی چند لوگوں کے ہاتھوں میں دولت اور وسائل پیداوار اور تقسیم کے نامناسب ارتکاز کو روک کر اور آجر و ماجور اور زمیندار و مزارع کے مابین حقوق کے منصفانہ تصفیہ کی ضمانت دے کر بلالحاظ جنس، ذات، عقیدہ یا نسل عوام کی فلاح و بہبود حاصل کرلے گی۔'' (41)

- عورتوں کے تعلیمی، معاشرتی و سیاسی حقوق سے متعلق 1962ء کے آرٹیکل نمبر 12 کے مطابق:

''کوئی قانون کسی شہری کو نسل، مذہب، ذات یا جائے پیدائش کی بناپر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں شریک ہونے سے محروم نہیں کرے گا جو ملک کے ریونیو سے امداد حاصل کرتا ہو۔''(42)

- عورتوں کے معاشرتی حقوق کے حوالے سے 1962ء کے آرٹیکل 16 میں ہے کہ:

''وہ تمام اشخاص جو پاکستان کی سروس میں ہوں انہیں لازمی معاشرتی بیمہ کے ذریعہ یا اور طرح سے معاشرتی تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔''(43)

- 1973ء کے آئین میں عورت کے معاشی حقوق کی ضمانت زیادہ بہتر طور پر ملی ہے:

''مملکت شادی، خاندان، ماں اور بچے کی حفاظت کرے گی۔''(44)

- 1973ء کے دستور میں عورتوں کے سماجی تحفظ اور انصاف کی ضمانت بھی دی گئی ہے چنانچہ آرٹیکل نمبر 37 کی شق 6 میں ہے کہ:

''منصفانہ اور نرم شرائط کا یہ یقین کرتے ہوئے کہ بچوں اور عورتوں کو ایسے پیشوں پر مامور نہ کیا جائے جو ان کی عمر یا جنس کے لحاظ سے ناموزوں ہو اور ملازم عورتوں کو زچگی سے متعلق مملکت مراعات فراہم کرے گی۔'' (45)

دساتیر پاکستان کے معاشی نکات:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

دساتیر پاکستان عورت کو حق ملازمت فراہم کرتے ہیں۔یہ عورت کی معاشی تگ ودو کے سلسلے میں مختلف طریق پر راہنمائی مہیا کرتے ہیں اور عورتوں کو ملازمت کا قانونی حق فراہم کرتے ہیں۔

1956ءکے آئین کے میں ''ملازمتوں میں امتیازات کے متعلق تحفظات'' کے عنوان کے تحت،آرٹیکل نمبر17 میں درج ہے کہ :

- کسی ایسے شہری کے خلاف جو پاکستان میں کسی آسامی کے قابل ہو صرف، نسل، مذہب، ذات، جنس، جائے سکونت یا جائے پیدائش کی بناپر امتیاز نہیں برتا جائے گا بشر طیکہ یوم نفاذ دستور سے 15 سال تک آسامیوں کو کسی خاص فرقہ یا علاقے کے افراد کے لیے پاکستانی ملازمتوں میں ان کی مناسب نمائندگی کی خاطر مخصوص کیا جاسکتا ہے نیز بشر طیکہ کسی ملازمت کے مفاد کی خاطر اس میں معینہ آسامیاں یا ملازمتیں کسی جنس کے افراد کے لیے مخصوص کی جاسکتی ہیں۔
- آرٹیکل نمبر17 کے مطابق کوئی امر کسی صوبائی حکومت یا مقامی یا دیگر حاکم کو اس گورنمنٹ یا حاکم کے باعث ملازمت کے بارے میں ایسی ملازمتوں پر تقرری سے قبل متعلقہ صوبہ میں سکونت پذیر ہو لیکن شرائط عائد کرنے میں مانع نہ ہوگا۔(46)
- 1956ءکے آئین کے بعد1962ءکے دستور میں بھی خواتین کو شہری حقوق دیے گئے ہیں،آرٹیکل نمبر14 کے مطابق: ''کسی شہری کو نسل، مذہب، یا جائے پیدائش یا جائے رہائش کی بناپر ملازمت دینے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔''(47)
- 1973ءکے دستور آرٹیکل نمبر27 میں عورتوں کے حقوق کا تعین ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ :
- ''کسی شہری کے ساتھ جو بہ اعتبار دیگر پاکستان کی ملازمت میں تقرر کا اہل ہو کسی ایسے تقرر کے سلسلہ میں محض، نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا جائے پیدائش کی بناپر امتیاز نہیں رکھا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ یوم آغاز سے زیادہ سے زیادہ دس سال کی مدت تک طبقے یا علاقے کے لوگوں کے لیے عہدے محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔'' (48)

جو کہ ناکافی ہیں اور جو حقوق متعین کیے گئے ہیں وہ بھی محض دفاتر کی زینت ہیں حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کے معاشی حقوق کے حوالے سے عملی طور حکومت سنجیدہ نظر نہیں آتی اور عملی اقدامات کئی دہائیوں سے ہونے کے مترادف ہیں اس سے بھی مایوس کن پہلو یہ ہے 98 فی صد خواتین کو اپنے ان معاشی حقوق کا علم ہی نہیں ہیں اس ضمن میں چند تجاویز غور طلب ہیں:

1. خواتین آبادی کے تناسب سے ہر شعبہ زندگی میں ملازمتیں دی جائیں۔
2. عورتوں کی وراثت کے لیے تعلیم کو عام کیا جائے اور والدین کی صرف بیٹوں کے حق میں کی گئی وصیتوں کو کالعدم قرار دیا جائے۔
3. حق مہر کی کم از کم رقم کا تعین کر کے نکاح نامہ میں درج کروایا جائے۔اور وہ اتنی مقدار ہو جو کہ عورت کو معاشی طور پر مضبوط کر سکے اور اس پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔
4. آن لائن ملازمتوں اور کام کو فروغ دیا جائے تاکہ وقت کی حدود و قیود سے بے نیاز گھریلو خواتین کے لیے کام کے مواقع میسر آئیں۔
5. دیہاتی اور ان پڑھ خواتین کو زرعی زمینیں، مویشی اور زرعی آلات فراہم کیے جائیں۔
6. بارانی علاقوں میں جانور فراہم کر کے گلہ بانی کو فروغ دیں۔
7. دستکاری کے شعبہ کو ترقی دیں اور عالمی سطح پر اجاگر کریں تاکہ گھریلو خواتین کی محنت کا صحیح معاوضہ مل سکے۔
8. عورتوں کو ہنر کی تعلیم دی جائے تاکہ باعزت روزگار کما سکیں۔
9. عورتوں کے سامان خریداری کے لیے بازاروں کو مخصوص کیا جاسکتا ہے۔
10. آن لائن خرید و فروخت کے لیے خواتین کی ٹریننگ اور کونسلنگ کے لیے سنجیدہ اقدامات کی ضرورت ہے۔
11. ایمر جنسی، غیر یقینی، اور حالات کی سنگینی کے پیش نظر عورتوں کی مالی معاونت، اہتمام کیا جائے۔

12. عورتوں کے لیے انشورنس کے حوالے سے خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

1) احمد دہلوی، سید، فرہنگ آصفہ، مکتبہ حسن سہیل لمٹیڈ، س ن، لاہور، ج ۴، ص ۳۶۸
2) بلیاوی، عبدالحفیظ، مصباح اللغات، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، جولائی 1999ء، ص ۵۸۷
3) راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، بیروت لبنان، دار المعرفۃ، ص ۲۵۶
4) ابن خلدو، عبدالرحمٰن بن محمد، مقدمہ ابن خلدون، کتاب العبر ودیوان المبتداء والخبر، بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی، ج ۱، ص ۳۶۴
5) القارعۃ ۱۰۱ : ۷
6) الزخرف ۴۳: ۳۲
7) النساء ۴ : ۷
8) النساء ۴ : ۱۱
9) النساء ۴ : ۱۲
10) البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دہلی کارخانہ تجارت کتب 1938ء، کتاب الوصایا، باب لاوصیۃ لوارث، ۲۷۴۷
11) النساء ۴ : ۲۴
12) اصلاحی، محمد یوسف، اسلامی معاشری اوراس کی تعمیر میں خواتین کا حصہ، لاہور، ادارہ بتول، ۱۹۶۸ء، ص ۱۱۱
13) مودودی، ابوالاعلیٰ، حقوق زوجین، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۵۲ء، ص ۱۹۹
14) النساء ۴ : ۳۴
15) اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، لاہور، انجمن خدام القرآن، ۱۹۷۶، ج ۲، ص ۶۳
16) البقرۃ ۴ : ۲۳۳
17) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، بیروت لبنان، دار الفکر، ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء کتاب النکاح، باب فی حق المرأۃ علی زوجھا، ۲۱۴۲
18) Aftab Hussain, Dr, Justice, Status of women in Islam, law publishing co, 1987, P.464
19) مسلم، مسلم بن الحجاج القشیر، الجامع الصحیح، الریاض، دار السلام للنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیۃ، محرم ۱۴۲۱ھ ابریل ۲۰۰۰، کتاب، فضائل الصحابۃ، باب من فضائل، زینب، ج ۷، ص ۱۴۴
20) مسلم، کتاب النکاح، باب ندب من رای امراۃ، ج ۲، ص ۱۲۹
21) مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمۃ ﷺ الصبیان والعیال وتواضعہ وفضائل ذالک، ج ۷، ص ۷۶
22) بخاری کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب، ج ۸، ص ۴۱۶، ابن حجر، العسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح بخاری، ریاض، دار السلام، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء، ج ۸، ص ۴۱۵
23) بخاری، کتاب الجہاد، باب رد النساء القتلی، ج ۶، ص ۴۲۰، مسلم کتاب الجہاد، باب نساء الغازیات، ج ۵، ص ۱۹۹
24) مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعقدۃ البائن، ج ۴، ص ۲۰۰

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

25) بخاری، کتاب البیوع، باب النساء، ج۵، ص ۲۲۲
26) بخاری، کتاب ا لنکاح، باب المرأة راعیۃ فی بیت زوجہا، ۵۲۰۰
27) ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، ۵۱۴۹
28) ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، ۵۱۴۷
29) ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، بیروت لبنان، دار الفکر، ۱۴۱۴ھ, ۱۹۹۴ء، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، ۳۶۶۷
30) شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ ، کراچی، باب اسلام پر نٹنگ پریس، ۱۹۸۰ء، ج ا، ص ۱۹۰۔۱۸۵
31) القصص ۲۸: ۲۴۔۲۳
32) ابوالکلام، مسلمان عورت، لاہور، کواپریٹو کیپبل پر نٹنگ، ۱۹۴۶ء ص، ۱۱
33) ماہنامہ عصمت، دسمبر ۴۵۹، ص ۳۲۳، ج ۱۰۳ نمبر ۱۴
34) الاحزاب ۳۳: ۳۳
35) النور ۲ : ۳۱
36) الاحزاب ۳۳: ۳۲
37) الاحزاب ۳۳: ۵۹
38) Women is role in the Pakistan movement and the formative years paper read in the soyotomist club, seminar by anis Mirza, women in public life, October 1972, Lahore, P.4
39) دستور پاکستان، ۱۹۵۶ء: ۶۲
40) دستور پاکستان، ۱۹۷۳ء: ۱۲
41) دستور پاکستان، ۱۹۷۳ء: ۱۶
42) دستور پاکستان، ۱۹۶۲ء: ۶
43) دستور پاکستان، ۱۹۶۲ء: ۸
44) دستور پاکستان، ۱۹۷۳ء: ۱۵
45) دستور پاکستان، ۱۹۷۳ء: ۱۶
46) دستور پاکستان، ۱۹۵۶ء: ۴
47) دستور پاکستان، ۱۹۶۲ء: ۹
48) دستور پاکستان، ۱۹۷۲ء: ۱۳